اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ ماہ اخاء (بذریعہ ڈاک)

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بائیں ٹانگ میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

کراچی ۲۵ اکتوبر اگلے مہینے کی پانچ تاریخ سے لاہور اور کراچی کے درمیان ایک نئی ہوائی سروس شروع ہو رہی ہے یہ سروس ہفتے میں ایک بار ہوا کرے گی۔ اور اس کے جہاز راستے میں ملتان بھی ٹھہرا کریں گے۔

شہنشاہ ایران نے ایرانی سینٹ کو توڑ دینے کا حکم دے دیا

سینٹ کے اراکین اس حکم کو غیر آئینی تصور کرتے ہیں

تہران ۲۵ اکتوبر شہنشاہ ایران نے آج ایک مسودہ قانون پر دستخط کر دیئے۔ جس کی رو سے ایرانی سینٹ کی میعاد چھ سال سے کم کر کے دو سال کر دی گئی ہے اس قانون کے نفاذ کے ساتھ ہی موجودہ سینٹ خود بخود ٹوٹ جاتا ہے۔ دستخط کرنے سے قبل شہنشاہ سے ڈاکٹر مصدق وزیر اعظم ایران نے طویل ملاقات کی۔ جو دو گھنٹے تک جاری رہی ـــــ سینٹ کے اراکین نے اس اقدام کو غیر آئینی بتاتے ہوئے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ آئین میں اس قسم کی بنیادی تبدیلی کے لئے ضروری ہے کہ اس کے لئے سینٹ کی منظوری بھی حاصل کی جائے چونکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ لہٰذا ہم اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ـــ ایران کے مذہبی راہنما آیت اللہ کاشانی نے ایک بیان میں اسلامی ممالک کی مجوزہ کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے کہا تمام آزاد اور محکوم اسلامی ممالک کو اس میں شرکت کی دعوت دی جائے گی اس کا مقصد تمام اسلامی ممالک میں یکجہتی پیدا کرنا ہے کانفرنس جلد سے جلد طلب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

احراریوں نے سیالکوٹ کی مسجد احمدیہ کو آگ لگا دی

سیالکوٹ ۲۵ اکتوبر امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ایک برقیہ سے معلوم ہوا ہے کہ احراریوں نے اپنی اسلام دشمنی اور امن شکنی کا ثبوت دیتے ہوئے مسجد احمدیہ واقعہ محلہ اراضی یعقوب سیالکوٹ کو آگ لگا دی۔

آگ پر جلد ہی قابو پا لیا گیا۔ اب معاملہ پولیس کے پاس پہنچ چکا ہے۔ جو تحقیقات کر رہی ہے

تار کا اصل متن درج ذیل ہے :۔

"مسجد احمدیہ واقع محلہ اراضی یعقوب سیالکوٹ شہر کو احراریوں نے آگ لگا دی ہے معمولی نقصان کے بعد آگ پر قابو پا لیا گیا۔ پولیس معاملہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔ تفصیلی حالات بھجوائے جا رہے ہیں"

برطانیہ کے جنگی جہاز کی آمد

کراچی ۲۵ اکتوبر۔ برطانیہ کا ایک چھوٹا جنگی جہاز آج کراچی پہنچا۔ کوئٹہ کے سٹاف کالج کے طلباء کے لئے کراچی میں جو بحری مشقیں ہو رہی ہیں یہ جہاز ان میں حصہ لے گا۔

ہندوستانی ٹیم کو جیتنے کیلئے ابھی پچپن رن بنانے باقی ہیں

نئی دہلی۔ ۲۵ اکتوبر لکھنؤ میں پاکستانی اور ہندوستانی کرکٹ ٹیموں میں جو مقابلہ ہو رہا ہے اس کا آج تیسرا دن تھا۔ تیسرے پہر تک پاکستان کو فاتحانہ پوزیشن حاصل تھی ہندوستانی ٹیم کو جیتنے کے لئے ابھی ۵۵ رن اور بنانے باقی ہیں۔ اس کا اب صرف ایک کھلاڑی باقی ہے۔

پاکستانی ٹیم کھانے کے وقت سے کچھ دیر پہلے ۳۳۱ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ اس کے بعد ہندوستانی ٹیم نے کھیلنا شروع کیا۔ اور کھیل ختم ہونے تک اس نے ایک سو ستر رنز بنائے اور اس کے نو کھلاڑی آؤٹ ہو گئے ـــــ کھیل کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ پاکستانی ٹیم کے نذر محمد کھیل کے شروع ہونے سے لیکر آخر تک کھیلتے رہے۔ اور آؤٹ نہیں ہوئے۔ تین دنوں میں انہوں نے ایک سو انتیس رن بنائے

آج جب ہندوستانی ٹیم نے اپنی اننگ شروع کی۔ تو پاکستان نے زبردست باؤلنگ کی۔ دوپہر کے کھانے کے وقت تک ہندوستانی ٹیم ۱۲۱ رن بنا چکی تھی۔ اور اس کا ایک کھلاڑی آؤٹ ہوا تھا۔ لیکن کھانے کے بعد ہندوستانی کھلاڑی تیزی سے آؤٹ ہونے شروع ہو گئے۔

جنوبی افریقہ میں بسوں اور ٹرینوں کا بائیکاٹ

ڈربن ۲۵ اکتوبر۔ جنوبی افریقہ کی نیشنل کانگرس نے افریقیوں سے بسوں اور ٹرینوں کا بائیکاٹ کرنے کی جو اپیل کی تھی اس پر ہزاروں افریقیوں نے عمل شروع کر دیا ہے۔ اپیل میں کہا گیا تھا کہ جب تک بسوں کے اڈوں اور ریلوے کے پلیٹ فارموں پر مسلح پولیس کا پہرہ ہے۔ اس وقت تک بسوں اور ٹرینوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔ اور ان کے ذریعہ کوئی سفر نہ کیا جائے۔

روس سے گندم کی درآمد

کراچی ۲۵ اکتوبر۔ روس کا ایک مالبردار جہاز ۷ ہزار ٹن اناج لے کر جمعرات کے دن چٹاگانگ پہنچنے والا ہے پچھلے دنوں روس سے پٹ سن کے بدلے گیہوں لینے کا معاہدہ ہوا تھا۔ گندم اس معاہدے کے تحت آ رہی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبی اللہ نثارِ روئے محبوب توام
وقفِ راہت کردہ ام ایں سر کہ بر دوش است بار

تا بمن نورِ رسولِ پاک را بنمودہ اند
عشقِ او در دل ہمی جوشد چو آب از آبشار

ترجمہ :۔ اے اللہ کے نبی میں آپ کے پیارے چہرے پر قربان ہوں۔ میں نے اپنا سر جو میرے کندھوں پہ ہے تیری راہ میں وقف کر دیا ہے۔ جب سے رسول پاک کا نور مجھے دکھلایا گیا ہے۔ تب سے میرے دل میں اس کا عشق ایسا جوش مارتا ہے جیسے آبشار کا پانی

(درثمین فارسی)

اقوام متحدہ کو مسئلہ کشمیر کا فوری حل ڈھونڈنا چاہیئے (بھنڈارہ)

لاہور ۲۵ اکتوبر مجلس دستور ساز کے ممبر مسٹر بی ڈی بھنڈارہ نے اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کا حل فوراً اور بلا تاخیر کرے۔ آج انہوں نے لاہور میں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے باشندے اس سے بہت مایوس ہوئے ہیں کہ اقوام متحدہ مسئلہ کشمیر کا حل ڈھونڈنے میں ناکام رہی ہے انہوں نے کہا اگر سیکیورٹی کونسل نے عالمی امن کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری پوری نہ کی۔ تو دنیا کو اس پر کوئی اعتماد نہیں رہے گا۔

وزیر صنعت پنجاب کے دورہ پر روانہ ہو گئے

کراچی ۲۵ اکتوبر پاکستان کے وزیر صنعت سردار عبدالرب نشتر آج شام کراچی سے پنجاب کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔ وہ ملتان اور منٹگمری کا دورہ ختم کر کے ۲۸ اکتوبر کو لاہور پہنچیں گے۔

پنجاب میں کھجور کے چار ہزار پودے تقسیم کئے گئے

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ پنجاب کے محکمہ خوراک و جنگلات نے کھجور کی پیداوار کے بڑھانے کے سلسلہ میں ملتان کے علاقے میں کھجور کے چار ہزار پودے تقسیم کئے ہیں۔ نیز حکومت پنجاب پھلوں کی پیداوار بڑھانے کے سلسلے میں بھی مختلف سکیموں پر غور کر رہی ہے۔

* کراچی ۲۵ اکتوبر۔ اگلے مہینے حکومت پاکستان کا ایک وفد کوئلہ کی خریداری کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے آسٹریلیا جائے گا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کر کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

جو لوگ فرقہ وارانہ تنفر مذہب کے نام پر پھیلاتے ہیں وہ اسلام کے دشمن ہیں

وہ چاہتے ہیں کہ مذہب کے نام پر فسادات پھیلا کر پاکستان میں اندرونی انتشار پیدا کریں

(ایک شیعہ عالم کی تقریر)

جناب سید بشیر حسین صاحب رضوی ایڈووکیٹ نے ۱۲ر اکتوبر کی رات کو امام باڑہ جٹ لینڈ لائنز میں کیا تعزیت بدعت ہے کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اس لمبی جنگ کا ذکر کیا۔ جو تیرہ سو سال سے دونوں فرقوں کے درمیان چلی آ رہی ہے آپ نے کہا کہ مسلمانوں کی گذشتہ اندرونی تاریخ کا ذکر کرنا قبیح ہوگا۔ مگر ہمارے مذہبی عقائد تاریخی واقعات سے کچھ اس طرح لپٹے ہوئے ہیں کہ ان کی تحقیقات کرتے ہوئے بہ تکلیف وہ تاریخ ضرور سامنے آ جاتی ہے۔ آپ نے یہ خدشہ ظاہر کیا کہ شاید یہ تاریخ پھر دہرائی جانے لگی ہے اور اکثریت میں سے بعض فتنہ پرداز عناصر مذہبی تنافر پیدا کر کے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ یاد رکھو ایسے لوگ جو اس قسم کا فرقہ وارانہ تنفر مذہب کے نام پر پھیلاتے ہیں۔ وہ اسلام کے دشمن ہیں وہ پاکستان کے دشمن ہیں۔ اور وہ دشمنوں کے ایجنٹ ہیں جو صرف یہ چاہتے ہیں کہ مذہب کے نام پر فسادات پھیلا کر اس قدر اندرونی کمزوری پیدا کر دیں۔ کہ دشمن موقعہ پا کر چھاپہ مار کر پاکستان پر قبضہ کر لے لیکن ان کو یاد رہے کہ ہم انہیں خوب سمجھتے ہیں ہماری اور ان کی بہت لمبی بازی رہی ہے۔ اب پھر ہم گذشتہ پانچ برس سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ اور اگر جو کچھ یہ کر رہے ہیں یہی اسلام ہے تو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ ایسی اسلامی حکومت کبھی قائم نہیں ہو سکتی۔ اور اس قسم کا اسلامی دستور جو ایک فرقے کے نظریہ پر مبنی ہو کبھی نہیں بن سکتا۔ یاد رکھو صحیح اسلامی تعلیم کا مطلب تمام فرقوں کی مفاہمت اور مواصلت ہے اور اس مواصلت اور اتحاد سے جو نچوڑ نکلے گا۔ وہی اسلامی دستور ہوگا۔ اگر چاہو کہ اکثریت کے نظریہ کا نام "اسلامی دستور" یا اسلام رکھا جائے۔ تو یہ نہ بن سکتا ہے۔ اور نہ ہم اس کو کبھی بننے دیں گے۔

"ایں خیال است و محال است و جنوں"

اگر اسلامی حکومت چاہتے ہو۔ تو فرقہ وارانہ تنگ نظری۔ صوبائی اور قبائلی تعصب کو مٹانا پڑے گا۔ کیونکہ قومی خدمت کی بنیاد نہ شیعہ ہے نہ سنی ہے نہ وہابی ہے۔ نہ قادیانی ہے۔ بلکہ جن میں صلاحیت ہے۔ وہی قومی بار اٹھانے کے اہل ہیں۔ اور ان ہی پر قوم کو اعتماد کرنا چاہیئے خواہ بنگالی ہو، سرحدی ہو، پنجابی ہو، یا سندھی ملٹری، نیوی، تجارت، کاشتکاری، صنعت و حرفت وغیرہ میں سے جس کے لئے کوئی زیادہ اہل اور مفید ثابت ہوتا ہے۔ خواہ وہ کسی فرقہ سے ہو اسی سے وہ خدمت لی جائے۔ یعنی ہمارا یہ ایک ہی مطالبہ ہے کہ صلاحیت کی بنیاد پر ہر معاملہ طے ہو۔ موجودہ وقت میں جو کچھ ہو رہا ہے یعنی فرقہ وارانہ فسادات اور خونریزیاں ان سے اتحاد اتفاق اور قومی تنظیم ہرگز نہیں ہو سکتی۔ پس خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر سب کو ایک جگہ جمع کر دو۔ تاکہ پاکستان کی قومیت مضبوط ہو سکے۔ گویا ہمارے اخلاق اور صلاحیت کی بلندی سے خدا، رسول اللہ اور حسین رضی اللہ کی عزت و عظمت بلند ہو گی۔

حال ہی میں ایک ہنگامہ قادیانیوں کے خلاف مچایا گیا۔ اور پھر ایک کنونشن منعقد کر کے ان کو اقلیت قرار دینے کی قراردادیں پاس کی گئیں۔ جس میں شیعوں کے ایک بڑے عالم کے دستخط بھی میری نظر سے گذرے۔ جس کو دیکھ کر مجھے سخت تعجب ہوا۔ اور میں نے کہا کہ اچھا نہیں ہوا۔ کیونکہ آج تک تو ہماری تاریخ مظلومیت کی تاریخ تھی لیکن اب صفحہ الٹا جا رہا ہے۔ ہم مظلومیت سے ظلم کی طرف آ رہے ہیں۔ کیونکہ دوسروں کے ساتھ ہمارے عالم کے بھی دستخط موجود ہیں۔ لیکن یاد رکھئے دھوکے میں لا کر آپ کی شرکت سے یہ ایک مسئلہ اور کلیہ بنایا جا رہا ہے۔ کہ اکثریت اقلیت کو کچلنے کا حق رکھتی ہے۔ اور اگر تمہاری شرکت سے یہ مسئلہ بن گیا تو اس کلیہ سے آج ان کی باری ہے تو کل تمہاری باری ہو گی۔ میں نے اس کی طرف اپنے اس عالم کو توجہ دلائی۔ اور جب ان کی طرف سے دستخطوں اور شرکت کے متعلق تردید "المنتظر" میں نکلی تو ان کا یہ پھندا ٹوٹ گیا۔ انہوں نے سمجھا تھا کہ ہم یہ ایک کلیہ ان کو ساتھ ملا کر پہلے بنا لیں پھر اسی کلیے سے آئندہ ان کی موت لائیں۔

ہم اس مسلک کے آدمی نہیں کہ اختلاف ہو تو تلوار سے فیصلہ کیا جائے یہ بزدلی ہے اور اگر یہ جائز ہے۔ تو بیشے "اسلام کو میرا سلام" میں جانتا ہوں۔ کیونکہ میرے امام نے مجھے بتایا ہے کہ تلوار کے زور سے دوسروں کے عقائد وہ بدلتے ہیں۔ جن کے پاس معقولات نہ ہوں۔ دلائل اور معقولیت سے دوسروں کو سمجھایا جا سکتا ہے۔ اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول زادوں اور ہمارے باوٴ اماموں کا فرمان ہے۔ اور نظریہ ہے مذہب دوسروں کے خلاف تنفر پھیلا کر یا قوت اور اکثریت کا مظاہرہ کر کے نہیں سمجھایا جا سکتا۔ ہم اس کے سخت خلاف ہیں۔ مذہب کے لئے صداقت کی ضرورت ہے۔

ان دنوں ایک ہنگامہ اور آفت مچی ہوئی ہے کہ ظفر اللہ کو وزارت سے نکال دو۔ کیونکہ وہ قادیانی ہے۔ اور اگر شیعہ، سنی، قادیانی، وہابی وغیرہ کے اختلافات کی بنیاد پر کسی کو حکومت کا نمائندہ بنانا یا نہ بنانا منحصر ہے۔ تو پھر ایسی اسلامی حکومت کو ماننے کے لئے ہم تیار نہیں۔ کیونکہ اس کی بنیاد صلاحیت پر نہیں اور اگر صلاحیت چھوڑ دو گے۔ تو غداری۔ بددیانتی شر اور فساد پھیلے گا۔ جس کا میں ہرگز قائل نہیں۔ جو حکومت کے بہی خواہ ہیں۔ ان سب کی یہی ایک آواز ہونی چاہیئے۔ کہ صلاحیت کے اصول پر عہدے دیئے جائیں۔

میں حکومت کو متنبہ کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ حکومت کے لئے سخت خطرناک ہے۔ میں پھر گورنمنٹ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ کی یہ خاموشی۔ پاکستان کے لئے سخت خطرناک ہے اور اس کا یہ فریضہ ہے کہ اس قسم کی افتراپردازی کو خواہ وہ شیعوں میں ہو، سنیوں میں ہو، قادیانیوں میں ہو، معتبر مبلغین کے ذریعہ سے دور کر کے ایک اچھی فضا پیدا کی جائے۔ ورنہ یہ مرض اگر بڑھ گیا۔ تو پھر مریض لاعلاج ہو جائے گا۔ اور اس کی موت یقینی ہو جائے گی۔ میں پھر نیک نیتی سے کہتا ہوں کہ حکومت اس نفاق کی تحریک کو محبت کی تحریک میں بدلنے کے لئے فوری اقدام کرے۔ ورنہ اکثریت کی ظالمانہ روش سے تنگ آئی ہوئی اقلیت وقت کے پر حکومت کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکے گی۔

(المصلح کراچی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خریدنے والوں کیلئے خاص رعایت

چونکہ احباب ادھار کتب خرید کر اول تو رقم ادا کرنا ہی نہیں چاہتے اور اگر بہت تقاضا کے بعد ادا کرتے بھی ہیں تو بہت دیر میں ادا کرتے ہیں۔ اس کا نقصان یہ ہے کہ روپے کی تنگی کی وجہ سے دیگر کتب سلسلہ چھپنے سے رکی رہتی ہیں۔ اس لئے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ فروخت ادھار قطعی بند کر دی جائے۔ لیکن اس کی بجائے مندرجہ ذیل رعایت دی جائے

نقد فروخت کے لئے

(۱) -/۸/۲۶ روپے سے -/-/۵۰ روپے تک کے خریدار کو ۲ر آنے فی روپیہ کمیشن دی جائے گی
(۲) -/-/۵۱ " " -/-/۷۵ " " " ۲½ر " " "
(۳) -/-/۷۶ " " -/-/۱۰۰ " " " ۳ر " " "
(۴) -/-/۱۰۱ " " -/-/۲۰۰ " " " ۳½ " " "
(۵) -/-/۲۰۰ روپے سے زائد کے خریدار کو ۴ر فی روپیہ کمیشن دی جائے گی۔

سابقہ ادھار کے لئے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اگر ۳۱ر دسمبر تک ادائیگی نہ ہوئی تو بقایاداران اور ان کے ضامنوں کے خلاف کارروائی عمل میں آئے گی

اس وقت ہمارے بک ڈپو میں مندرجہ ذیل کتب قابل فروخت ہیں:۔

فہرست کتب مع قیمت

(۱) حقیقۃ الوحی کاغذ سفید اعلیٰ فی جلد قیمت بے جلد ۸/- مجلد ۹/- روپے
(۲) " " درمیانہ " " ۶/- " ۷/-
(۳) براہین احمدیہ حصہ پنجم کاغذ اعلیٰ بے جلد ۳/۴/- " ۴/-
(۴) " " درمیانہ ۲/۱۲/- " ۳/۸/-
(۵) نزول المسیح قیمت بے جلد ۲/۸/- مجلد ۳/۴/- روپے
(۶) تحفہ گولڑویہ " " ۲/۸/- " ۳/۴/-
(۷) ازالہ اوہام " " ۴/- " ۱۲/۴
(۸) فتح اسلام " " ۴/- " -/۱۰/-
(۹) توضیح مرام " " -/۴/- " -/۱۰/-
(۱۰) مسیح ہندوستان میں " -/۷/- " ۱/۴/-
(۱۱) اسلام میں اختلافات کا آغاز بے جلد " ۱/۴/-
(۱۲) سبز اشتہار " -/۴/- " -/۱۰/-
(۱۳) تجلیات الٰہیہ فی جلد بے جلد -/۴/- مجلد -/۷/-
(۱۴) ایک غلطی کا ازالہ " -/۲/- " -/۵/-
(۱۵) سیرت خاتم النبیین حصہ سوم " ۲/۸/- " ۳/۴/-
(۱۶) اسلام اور ملکیت زمین قیمت ۲/۸/- روپے
(۱۷) تبلیغی خط قیمت بے جلد -/۴/- مجلد -/۱۰/-
(۱۸) تفسیر کبیر جلد اول۔ جزو اول ۶/۸/- روپے
(۱۹) تفسیر کبیر جلد ۲ جزو ۴ حصہ ۳ -/۸/۲ "
(۲۰) تفسیر سورہ کہف قیمت بے جلد ۱/۸/- "
(۲۱) آئینہ کمالات اسلام " " -/-/۲ مجلد ۳ روپے
(۲۲) چشمہ معرفت " " -/۴/۲ " -/۵/-
(۲۳) چشمہ مسیحی " " -/۲/- " -/۱۰/-
(۲۴) ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی " -/۴/- " -/۵/-

(انچارج تالیف تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۵۲ء

یو این او اور صحیح اور مخلصانہ عمل

۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۲ء کو یوم اقوام متحدہ منایا گیا ہے۔ اس ادارہ کی بنیاد دوسری عالمگیر جنگ کے پیدا کردہ حالات سے متاثر ہو کر ۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۶ء میں رکھی گئی تھی۔ جون ۱۹۴۵ء میں اس کی تجویز امریکہ کے مشہور شہر سان فرانسسکو میں پچاس ممالک کے نمائندوں نے منظور کی تھی۔ ان تجاویز کا تفصیلی خاکہ۔ چین۔ سوویٹ روس۔ برطانیہ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے نمائندوں نے مل کر ڈمبرٹن اوکس کے مقام پر اگست ۱۹۴۵ء سے اکتوبر ۱۹۴۵ء تک تیار کیا تھا۔ اگرچہ اس چارٹر پر ان تمام ممالک کے نمائندوں کے دستخط جون ۱۹۴۵ء ہی میں ہو چکے تھے۔ مگر باضابطہ قیام ۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۵ء کو ہوا۔ اور اسی دن تصدیق کر کے چار بڑے متذکرہ بالا ملکوں کے علاوہ باقی تمام شریک ممالک نے بھی دستخط کر دیئے۔ اس کے قیام کی وجہ ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

"دنیا میں نوع انسانی کے درمیان باہمی کشمکش ہمیشہ سے چلی آئی ہے۔ اور شاید ہمیشہ تک چلی جائیگی پھر اس کشمکش کا نتیجہ ہولناک جنگوں کی صورت میں ظاہر ہونا تمام بنی نوع انسان کے لئے ایسی تباہی ہے جس کی نظیر نہیں۔ کیونکہ ایسی جنگوں میں فاتح بھی فاتح نہیں ہوتا۔ بلکہ تباہی بربادی۔ بیماری بھوک۔ عریانی۔ افلاس۔ قحط اور مزید خطرۂ جنگ دراصل فاتح ثابت ہوتے ہیں"

آج سات سال کے بعد اس کے کام سے جو زیادہ سے زیادہ بنی نوع انسانی کو اس کے فائدہ کا اندازہ ہو سکا ہے وہ یہ ہے۔

"اقوام متحدہ کا ادارہ عوام عالم کی خواہشات ترقی و امن کا ضامن بنایا جا سکتا ہے۔ جو بنیادی اصول منشور آزادی میں پیش کئے گئے ہیں یقیناً صحیح ہیں۔ اگر ان اصولوں پر عمل صحیح اور مخلصانہ ہو تو دنیا کو امن کی نعمت ضرور حاصل ہو سکتی ہے۔"

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ جن اصولوں اور جن اغراض و مقاصد کو انجمن اقوام متحدہ لیکر معرض وجود میں آئی۔ اور جو اس کا منشور ہے۔ وہ نہایت اعلیٰ ہے۔ اور اگر صحیح اور مخلصانہ عمل ہو۔ تو دنیا کو امن کی نعمت ضرور حاصل ہو سکتی ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ آج تک جو کچھ انجمن نے کیا ہے۔ اس میں صحیح اور مخلصانہ عمل کا کہاں تک دخل و واسطہ ہے۔

تاہم امن کیلئے اپنے آج تک کے کام پر جو زیادہ سے زیادہ انجمن اقوام متحدہ ناز کر سکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس نے دنیا کے بعض علاقوں میں جنگ کو روکے رکھا ہے۔ اور اسکی مثال وہ فلسطین اور کشمیر کے متارکہ جنگ کی پیش کر سکتی ہے۔ لیکن سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں کچھ غلط فہمی تو نہیں ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ صلح و امن کی فضا انجمن اقوام متحدہ کا کارنامہ ہے۔ یا محض ان بڑی اقوام کی مصلحتوں کا کرشمہ ہے۔ جو انجمن اقوام متحدہ کی روح و رواں ہیں۔ اس کے خلاف یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ کوریا میں روس اور امریکہ مصروف جنگ ہیں۔ اور انجمن اقوام متحدہ محض امریکہ کی حاشیہ برداری کے طور پر باقی ۵۳ شریک ممالک کو بھی اس آگ میں جھونکنے کا صرف ایک ذریعہ ہے اور کچھ بھی نہیں۔

ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں۔ کہ روس کو کوریا میں روکنے سے کمیونزم کا سیلاب جو مشرق کی طرف بڑھتا آ رہا تھا۔ ایک حد تک تھم ضرور گیا ہے۔ اور عالمگیر شعلے ابھی دبے کے دبے ہوئے ہیں۔ لیکن اس کا دوسرا پہلو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ امریکی بلاک اور روس اپنی اپنی جگہ تیسری عالمگیر جنگ کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اور انجمن اقوام متحدہ کا سٹیج محض ایک اکھاڑہ ہے۔ جہاں کشتی لڑنے سے پہلے پہلوان اپنی اپنی طاقت کا اندازہ اور مظاہرہ کرتے ہیں۔

فلسطین اور کشمیر کی جنگ جو ابھی اقوام متحدہ کی سعی سے رُکی ہوئی ہے۔ کیا یہ جنگ انہی اقوام کی پیدا کردہ نہیں؟ جن کے ساتھ ۵۳ ممالک مل کر کوریا میں کمیونزم کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ یہودیوں کے لئے فلسطین میں وطن پیدا کرنے کا شاخسانہ کس کی ایجاد ہے۔ اگر آئن سٹین جرمنی سے نکل کر امریکہ میں آرام کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ تو کیا جرمنی اور یورپ سے نکلے ہوئے یہودی اسی طرح نہیں کھپ سکتے تھے۔ لاکھوں عربوں کو گھر سے بے گھر کر کے یہودیوں کی ریاست بنانے میں کیا حکمت عملی ہے؟ حق یہ ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی انجمن نے اگر عربوں کو فلسطین پر دوبارہ قبضہ کرنے سے روک رکھا ہے۔ تو اس میں ان کے لئے اس لئے فخر کی کوئی بات نہیں۔ کہ جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے۔ کہ یہ قضیہ خود انہی اقوام کا پیدا کردہ ہے۔ جو انجمن کی کرتا دھرتا ہیں۔

اسی طرح کشمیر کا متارکۂ جنگ بھی اقوام متحدہ کے لئے کوئی باعث فخر امر نہیں ہے۔ اگر اس نے کوریا میں محض انصاف کی خاطر دخل اندازی کی ہے۔ تو محض انصاف کی خاطر کشمیر میں دخل اندازی کرنے کی اس سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ مسئلہ کشمیر کیوں اور کس نے پیدا کیا ہے۔ کیا پانچ سال کے عرصہ میں انجمن اقوام متحدہ کو اس مسئلہ کے متعلق دنیا کی منصفانہ رائے معلوم نہیں ہو سکی۔ کیا اس کو یہ علم نہیں ہوا۔ کہ فریقین میں کون حق پر ہے۔ اور کون ناحق پر اور کون کشمیر کے عوام کے حق خود ارادیت کے استعمال کے راستہ میں دیوار بنا ہوا ہے؟ پھر بھی کشمیر کا معاملہ گھسٹ کر اب ایسے مرحلہ پر پہنچ چکا ہے۔ کہ اگر اب بھی انجمن اقوام متحدہ نے صحیح اور مخلصانہ عمل کا کوئی ثبوت نہ دیا۔ تو یہ نتیجہ نکالنا درست ہوگا۔ کہ صحیح اور مخلصانہ عمل ایسی جنس ہے۔ جو انجمن اقوام متحدہ کو کبھی دستیاب نہیں ہو سکتی۔ اور وہ قطعاً اپنے منشور کو جامۂ عمل نہیں پہنا سکتی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی تقریب سعید

یہ خبر نہایت مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمدؐ صاحب ابن سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریب شادی گذشتہ ہفتہ ۱۶ تاریخ کو بروز پنجشنبہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمدؐ اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ آپ کے نکاح کا اعلان گذشتہ سال جلسہ سالانہ پر کیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر میر محمدؐ اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی درخواست پر تقریب رخصتانہ میں لڑکی والوں کی طرف سے شریک ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کے بعد جناب ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت فرمائی۔ اور چوہدری شبیر احمدؐ صاحب بی۔ اے۔ نے درثمین میں سے آمین کی نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے احباب سمیت دعا فرمائی۔ ۱۹ر اکتوبر کو مسجد مبارک میں وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

اس تقریب سعید کے موقعہ پر ادارہ الفضل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اور بیگم صاحبہ حضرت میر محمدؐ اسماعیل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بصمیم قلب مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ احمدیہ کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

نقد و نظر

ہفت روزہ اقدام:۔ پنجاب کے ہفت روزوں میں ایک نئے پرچہ اقدام کا اضافہ ہمارے لئے باعث مسرت ہے۔ اس پر ہم اس سے قبل تبصرہ نہیں کر سکے کہ دو تین اشاعتوں کا جائزہ لیا جا سکے۔ اس وقت تک تین اشاعتیں ہو کر قارئین کے پاس پہنچ چکی ہیں۔ پرچہ اپنی معنوی خوبیوں سے متصف ہے۔ کیونکہ اسکی ادارت ایسے کہنہ مشق اور تجربہ کار اساتذہ فن (میاں محمدؐ شفیع صاحب ایم۔ایل۔اے وممتاز محمدؐ خان صاحب) کے ہاتھوں میں ہے۔ جن کو عوام کی مقبولیت حاصل ہے درمیانی وقفہ کے بعد جس میں کہ حالات نے انہیں عوام سے منفصل کر دیا تھا۔ اس پرچہ کا نکلنا اشتیاق شدید کا موجب ہوا۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ پرچہ اپنے کمالات کو پہنچے گا۔ اور ثقافتی آزادی کی بیان کردہ روایت کو نہ صرف برقرار رکھے گا۔ بلکہ ملک کے ان پرچوں کی اصلاح کے لئے نمونہ ہوگا۔ جو تہذیب کی پابندی چنداں ضروری نہیں سمجھتے۔ قیمت سالانہ دس روپے۔ فی پرچہ ۴ر۔ ملنے کا پتہ:۔ پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور۔

تکبر نخوت و شیطانیت کے ناز کو سمجھو
تم اپنی عقل کو پرکھو خدا کے ساز کو سمجھو
گھڑی سر پر کھڑی ہے وقت ہے اس کے نوشتوں کا
"الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ" کے راز کو سمجھو

عبدؔ رہتاسی

ولادت

اللہ تعالےٰ نے مجھے چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حمید الحق نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب مولود کی صحت اور درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار محمدؐ عبد الحق مجاہد امرت سری گنج مغل پورہ

دعائے مغفرت

میرے قبلہ والد صاحب قریشی شاہ محمدؐ صاحب ولد قریشی غلام قادر صاحب حلقہ مسجد فضل قادیان حال آباد موضع تلہری تحصیل و ضلع مظفرگڑھ بعمر ۸۵ سال مورخہ ۱۹/۱/۵۲ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یہاں کی جماعت صرف چار پانچ افراد پر مشتمل ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ والد صاحب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر مشکور فرماویں۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ احمدیت کے بڑے ہی شیدائی تھے۔ احباب سے مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمدؐ اسحاق قریشی معرفت کیپٹن ڈاکٹر اقبال احمدؐ خان صاحب مظفرگڑھ براہ ملتان

شذرات

روس تصوف کی شاہراہ پر

پیکن میں منعقدہ امن کانفرنس کا پس منظر کیا ہے ؟ یہ ہے وہ سوال جو آجکل کی سیاسی دنیا میں دلچسپیوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے چند سیاسی شعبدہ بازوں نے کہا ہے

"اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ مغربی جمہوریتوں اور روس کے مابین ایک مضبوط اسلامی بلاک کھڑا کیا جائے"
(زمیندار ۷ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

بعض اور لوگوں کا خیال ہے کہ روس چاہتا ہے۔ کہ دنیا کو تیسری عالمگیر جنگ میں دھکیل دے اور یہ امن کانفرنس محض ایک فراڈ کی حیثیت رکھتی ہے۔

جہاں تک اخبارات سے پتہ چلتا ہے۔ ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ اشتراکی حلقے ان نظریات کے بارہ میں خاموش ہیں۔ اور ابھی تک نہ سٹالن نے کچھ وضاحت کی ہے۔ نہ مالینوف اور مولوٹوف نے۔

لیکن قارئین حیران ہوں گے کہ "آزاد" نے کمیونسٹ پارٹی کی عالیہ کانفرنس کے معاً بعد ایک لمبا چوڑا مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں روس پر بدظنی کرنے والوں کو حسن ظن رکھنے کا درس دیا گیا ہے اور امن کانفرنس کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا گیا ہے :-

"ہمارا کام تو یہ ہے کہ امن عالم کی ہر خواہش کا احترام کریں اور تعاون کا ہاتھ بڑھائیں" (آزاد ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ احراری دسی دعوت پر لبیک کہنے کے لئے اتنے بے تاب کیوں ہو رہے ہیں ؟ اس کے جواب میں مفکر احرار کی یہ تحریر ملاحظہ کیجئے :-

"لوگ کہتے ہیں کہ روس آ جائے گا اور وہ خدا کا منکر ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آتا ہے تو آنے دو خدا کا منکر ہے تو کیا ہوا لا الٰہ کا تو قائل ہے صوفی بھی پہلے لا الٰہ کی تلوار سے اپنے دل سے سب خداؤں کو نکالتا پھر الا اللہ کی ضرب سے اس میں ایک خدا کا جلوہ دیکھتا ہے"
(آزاد افضل حق نمبر صفحہ ۸)

پس جب ہر احراری اپنے مفکر کی طرح اس عقیدہ پر قائم ہے۔ کہ روس آجکل تصوف کی شاہراہ پر گامزن ہے تو انہیں بے قراری کیوں نہ ہو ؟

احراری عقیدہ کی پختگی کا اندازہ فقط اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ روس کے "اکابر صوفیا" مثلاً کارل مارکس ۔ اینجلز ۔ لینن اور سٹالین نے "مراقبہ" کے برکات سے مستفیذ ہونے کے لئے جو لال رنگ تجویز کیا تھا۔ احراری حضرات اپنے قومی لباس میں اس کا پورا پورا التزام کئے ہوتے ہیں۔

پھر یہی نہیں کہ خدانخواستہ وہ اس بارہ میں ریاکاری کے مرتکب ہوئے ہوں۔ بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ مقام فنا کی آخری منزلوں کو طے کر چکے ہیں۔ اور ان کا ہر قول اور ہر فعل سرخ تصوف کی مندرجہ ذیل تعلیمات میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔

(۱) "جماعتی مفاد کی خاطر جرائم کا ارتکاب دروغ بافی فریب دہی عین صداقت ہی نہیں اخروی بھی ہے"۔ (Lanin and Gandhi)

(۲) "خواہشات نفسانی کے لئے خدا اور انسانوں کے وضع کردہ قانونوں سے خائف نہ ہونا چاہیئے"۔ (Somine)

(۳) "ہماری حکومت کا برسر اقتدار آ جانا تشدد آمیز انقلاب کے بغیر ممکن نہیں"۔ (State and Revolution)

ہر غیور پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ روس کے ان سرخ صوفیوں پر کڑی نگاہ رکھے۔ جو لا الٰہ کی ضربوں سے مسلمانوں کی عقیدتوں کا رخ مکہ مکرمہ سے "ماسکو شریف" کی طرف منتقل کرنا چاہتے ہیں۔

بھارت کشمیر دینے کو تیار ہے

"زمیندار" نے بجا شکوہ کیا ہے کہ

"پیر پاگی شریف نے اس جابرانہ حکمت عملی کی پرزور مذمت تو کردی ہے۔ جو مغربی طاقتوں نے کوریا۔ ملایا چین ویٹ نام۔ ایران اور مراکش میں اختیار کر رکھی ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ ان کی نگاہ ظلم و تشدد کے اس ہولناک طوفان کی جانب نہیں اٹھ سکی۔ جو بھارت نے مقبوضہ کشمیر جوناگڑھ۔ منگرول۔ مناور اور حیدرآباد دکن میں اٹھا رکھا ہے"۔

پھر نتیجۃً لکھا ہے:-

"کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں کہ ہماری حزب اختلاف کے معزز ارکان جب بیرونی ممالک میں قدم رکھتے ہیں تو اپنے وطن کا نام بھی نوک زبان پر لانا کسر شان سمجھتے ہیں"۔
(زمیندار ۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

"بیرونی ممالک میں قدم رکھنے والوں" کے متعلق "زمیندار" کی یہ رائے ایک حد تک ضرور درست ہے مگر آخر اسے ہماری اندرونی ملکی سیاست سے اس قدر بیگانگی کیوں ہے۔ کہ وہ اس سے بھی آشنا نہیں۔ کہ احراریوں کا حزب اختلاف پاکستان میں رہتے ہوئے بھارت کے خلاف ایک لفظ بھی زبان پر لانا گناہ سمجھتا ہے۔

یہ حزب اختلاف وزیر خارجہ پر ضرور احتجاج کرتا ہے۔ مگر کبھی نہرو گورنمنٹ کی ہٹ دھرمی اور انصاف کش پالیسی کا ذکر تک نہیں کرتا۔

کیا اس سے احراری یہ تو نہیں بتا رہے کہ بھارت تو کشمیر دینے کے لئے تیار ہے مگر ظفر اللہ خاں لینے کو تیار نہیں ؟

ظلی اور بروزی نبوت کی اصطلاحات

حکیم محمد صادق صاحب نے اپنے ایک طویل مضمون میں جو "زمیندار" ۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء سے کئی اقساط میں شائع ہوا ہے۔ یہ عجیب نظریہ قائم کیا ہے۔ کہ قرآن و حدیث میں ظلی و بروزی نبوت کی اصطلاحات کا ذکر نہیں۔ اس لئے نبوت کا دروازہ بند ہے۔

قرآن پاک نے مسلمانوں کو جو ارشاد فرمایا ہے کہ ولقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ (رسول اللہ کے مقدس نقوش اپنے قلب پر پیدا کرو۔ اس کا مقصود ہی یہ ہے کہ ہر مسلمان اپنے اندر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس شکل کا عکس پیدا کرتا ہے۔ اور وہ شخص جو اس معاملہ میں کمال حاصل کرتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ رسول اللہ کی تصویر شیشہ کی طرح انتہائی صاف نظر آتی ہے۔ ہم اسے ظلی یا بروزی نبوت کے نام سے موسوم کر دیتے ہیں۔

پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا عکس پیدا کر لینا قرآن و حدیث کی مخالفت نہیں۔ تو اس کا نام ظلی اور بروزی نبوت رکھ لینے میں کونسی غیر شرعی بات ہو گئی ؟

احراری کہہ سکتے ہیں کہ اس ظل اور بروز کو نبی کہنا صحیح نہیں ہے۔ مگر یہ خیال از حد مضحکہ خیز ہوگا۔ کیونکہ امت میں ایسی مثالیں بکثرت پائی جاتی ہیں کہ صوفیائے عظام نے محض ابتدائی نقوش کی بناء پر نبی یا رسول کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

مثلاً حضرت سید عبد الکریم جیلانی ؒ نے لکھا ہے کہ

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم شبلی کی شکل میں ظاہر ہوئے تو شبلی نے اپنے شاگرد سے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور شاگرد نے بھی کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ تو اللہ کا رسول ہے"۔ (خزینۃ التصوف ترجمہ انسان کامل باب ۶۰)

بلکہ حضرت مولانا روم نے مرشد کو نبیٔ وقت قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے ؎

چوں بدادی دست خود در دست پیر
بہر حکمت کو علیم است و خبیر
کو نبیٔ وقت خویش است اے مرید
تا ازو نورِ نبی آید پدید

ان حقائق کے باوجود اگر حکیم صاحب کو قرآن سے ظلی یا بروزی نبوت کے الفاظ دیکھنے پر ہی اصرار ہو۔ تو کیا وہ یہ بتانے کے لئے تیار ہیں کہ آپ نے اپنے طویل مقالہ میں (زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء) فعال غیر فعال جاری غیر جاری اور دائمی غیر دائمی نبوتوں کی جو بحث فرمائی ہے۔ اس کا ذکر قرآن میں کہاں ہے ؟

اسی طرح احراری علماء تشریعی اور ربانی نبوتوں کے الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ وہ کس حدیث میں ہیں۔ بلکہ ازرہ سب کچھ جانے دو یہ امیر شریعت اور تحفظ ختم نبوت کی اصطلاحات کس قرآن میں موجود ہیں ؟

مولانا اختر علی فتوے دیں

مولانا اختر علی نے شیخوپورہ میں اپنے عقیدہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا :-

"میرا یہ عقیدہ ہے کہ جس طرح ہر مسلمان توحید رسالت اور ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہے اسی طرح مرزائیت کا استیصال ہمارے ایمان کا جزو ہے"۔ (زمیندار ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر نے جماعت احمدیہ کے متعلق لکھا تھا۔

"وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمت اسلام کے بلند بانگ دور باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعل راہ ثابت ہوگا"۔
(ہمدرد ۲۶ دسمبر ۱۹۲۷ء)

مولانا اختر علی خاں فتوے دیں کہ مسلمانوں کے جو مسلم لیڈران کے عقیدہ کے برخلاف یہ یقین رکھیں کہ جماعت احمدیہ تمام مسلمانوں کے لئے مشعل راہ کا کام دیگی اعلان کیجئے کہ یہ بات ہے یا نہیں ؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کی وضاحت
خود حضورؑ کے قلم سے

(از مکرم حکیم عبداللطیف صاحب شاہد ربوہ)

(۱) کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم وتعلّم (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور اتباع کے برکات (۳) جو شربت موسیٰؑ اور عیسےٰؑ کو پلایا گیا وہی آپ کے اتباع (تابعداروں) کو پلایا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اور بہ تبعیت خدا کے کلام اور اسی کی تاثیر اور برکت سے وہ لوگ جو قرآن شریف کی اتباع اختیار کرتے ہیں اور خدا کے رسول مقبولؐ پر صدق دلی سے ایمان لاتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اور اس کو تمام مخلوق اور تمام نبیوں اور تمام مقدسوں اور تمام ان چیزوں پر جو ظہور پذیر ہوئیں یا آئندہ ہوں بہتر اور پاک تر اور کامل تر اور افضل اور اعلےٰ سمجھتے ہیں وہ بھی ان نعمتوں سے اب تک حصہ پاتے ہیں۔ اور جو شربت موسیٰؑ اور مسیحؑ کو پلایا گیا وہی شربت نہایت کثرت سے۔ نہایت لطافت سے۔ نہایت لذت سے پیتے ہیں اور پی رہے ہیں۔ اسرائیلی نوران میں روشن ہیں یعنی یعقوبؑ کے پیغمبروں کی ان میں برکتیں ہیں سبحان اللہ ثم سبحان اللہ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کس شان کے نبی ہیں۔ اللہ اللہ کیا عظیم الشان نور ہے جس کے ناچیز خادم جس کی ادنیٰ سے ادنیٰ امت جس کے احقر سے احقر چاکر مراتب مذکورہ بالا تک پہنچ جاتے ہیں اللّٰھم صل علیٰ نبیک وحبیبک سید الانبیاء وافضل الرسل وخیر المرسلین وخاتم النبیین محمدٍ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصبِ ختمِ نبوت کے برکات

"ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے نبی اور رسولؐ ہیں اور آپ کا دین تمام دینوں سے بہتر اور افضل ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد وہی نبی آسکتا ہے جس کی تربیت آپؐ کے فیضان سے ہوئی ہو اور آپؐ کی پیشگوئی کے ماتحت آیا ہو۔ اور کوئی مستقل[1] یا غیر مستقل نبی نہیں آسکتا (یاد رہے احراری ایک مستقل نبی (حضرت عیسٰی علیہ السلام) کے آنے کے قائل ہیں۔ اور اس پر چالیس سال تک وحی یا نبوت نازل ہونے کے معتقد ہیں نیز یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت کو ختم نہیں کیا گیا آپ کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام تشریف لاکر خاتم النبیین قرار پائیں گے اور خیر الامت کی اصلاح کا کام کریں گے۔"

"اور ختم نبوت سے مراد نبوت کے کمالات کا ہمارے نبی افضل الرسل والانبیاء پر ختم ہونا ہے، اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپؐ کے بعد وہی نبی آسکتا ہے جو آپؐ کی امت میں سے اور آپ کے کامل تر پیروؤں میں سے ہو جس نے تمام کا تمام فیضان آپؐ ہی کی روحانیت سے پایا ہو اور آپ ہی کے نور سے منور ہوا ہو۔ اور کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور یہی بات حق ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برکات پر گواہ ہے اور لوگوں کو آپؐ کا حسن آپؐ کے سچے پیروؤں کے لباس میں جو کامل محبت اور اخلاص کے ساتھ آپ میں فنا ہوں دکھلاتی ہے اور اس کے خلاف بحث کرنا جہالت ہے بلکہ یہ تو خدا تعالےٰ کی طرف سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ابتر نہ ہونے کا ثبوت ہے اور اہل تدبر کے لئے اس کی تفصیل کی کچھ ضرورت نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جسمانی لحاظ سے تو کسی مرد کے باپ نہیں تھے لیکن آپ روحانیت کی رو سے کمال یافتہ امتی کے لئے اپنے فیضان رسالت کے لحاظ سے باپ ہیں (اور جس طرح بیٹے کا سب کچھ اس کے باپ کی ملکیت ہوتی ہے اسی طرح آپ کے امتی نبیوں کی نبوت حضور کی اپنی چیز ہے حضورؐ سے الگ نہیں۔ بمصداق حدیث انت ومالک لابیک تو اور تیرا سب مال تیرے باپ کا ہے۔ ناقل) اور آپ تمام انبیاء کے خاتم اور تمام مقبولان بارگاہ الٰہی کے سردار ہیں اور سوائے اس شخص کے جس کے پاس آپؐ کی مہر کا نقش ہو۔ اور آپؐ کی سنت کا متبع ہو کوئی امتی بھی خدا تعالےٰ کی بارگاہ تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور کسی کی کوئی نیکی یا کوئی عبادت حضورؐ کی رسالت کے اقرار اور آپؐ کے دین اور ملت پر پختگی کے ساتھ قائم ہوئے بغیر قبول نہیں ہو سکتی اور جس نے آپؐ کو چھوڑا یا اپنی طاقت اور مقدرت کے مطابق آپؐ کی شریعت کی پیروی ترک کی وہ ہلاک ہوا۔ اور آپ کے بعد اب کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ اور کوئی چیز آپؐ کی کتاب اور آپؐ کے احکام کو منسوخ کرنے والی یا آپ کی پاک باتوں کو تبدیل کر دینے والی ظاہر نہیں ہو سکتی۔ اور کوئی بارش آپؐ کی بارش جیسی نہیں ہو سکتی اور جو شخص قرآن کی پیروی سے ایک ذرہ بھر باہر نکلا وہ دائرہ ایمان سے نکل گیا۔ اور کوئی شخص کامیاب نہیں ہو سکتا اور نجات نہیں پا سکتا۔ جب تک وہ ان تمام باتوں کی پیروی نہ کرے جو ہمارے برگزیدہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور جو شخص آپؐ کے احکام میں سے ایک ذرہ بھر بھی چھوڑتا ہے۔ وہ تباہی کے گڑھے میں گرتا ہے۔ اور جو شخص اس امت میں سے کہلا کر بھی دعوی نبوت کے ساتھ یہ اعتقاد نہیں رکھتا کہ اس کی تربیت روحانی خیر البریہ سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے ہوئی ہے اور نیز یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ وہ آپ کے نمونہ کی پیروی کے بغیر کچھ چیز نہیں اور یہ کہ قرآن کریم خاتم الشریعۃ ہے تو ایسا شخص ہلاک شدہ اور پکا کافر دجال ہے۔ اور جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور یہ عقیدہ نہ رکھتا ہو کہ وہ آپ کی امت کا ایک فرد ہے۔ اور جو کچھ اس نے پایا ہے حضورؐ کے فیضان سے پایا ہے اور یہ کہ وہ حضورؐ کے باغ کا ایک پھل۔ آپ کی بارش کا ایک قطرہ اور آپؐ کے انوار کی ایک جھلک اور چمک ہے تو ایسا شخص ملعون ہے اور ایسے شخص پر اور اس کے مددگاروں اور ساتھیوں سب کے سب پر خدا کی لعنت ہے اب آسمان کے نیچے ہمارے نبی مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی شخص جو آپؐ کا غیر ہو اور آپ کا امتی نہ ہو نبی نہیں اور نہ ہی قرآن کریم کے سوا ہماری کوئی اور کتاب ہے اور جو شخص اس کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو دوزخ میں ڈالتا ہے۔"

(ترجمہ از عربی عبارت مواہب الرحمٰن مطبوعہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۶۶ تا ۶۹)

حاشیہ[1] مستقل نبی وہ ہے جس نے براہ راست نبوت پائی ہو۔ اور اس کی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان روحانی اور پیروی اور اتباع اور اطاعت کے نتیجہ میں موہبت نہ ہوئی ہو۔ ایسی نبوت اب بند ہے۔ احراری باوجود حضورؐ کو خاتم النبیین ماننے کے پھر ایک مستقل نبی کے آسمان سے نازل ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ مستقل نبوت کے مدعی کو کاذب اور عقیدہ ختم نبوت کے منافی یقین کرتی ہے۔ (ناقل)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا افاضۂ روحانی

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفار روئے زمین پر دعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں اور ایک طرف صرف میں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا۔ مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اسی کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے۔ اور جو اس کے چراغ سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدیؐ نبوت ہے یعنی اس کا ظل ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیضیاب ہے خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدیؐ شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے۔ مگر خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے۔ اور اس کے رسول حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے۔ پس ایسا شخص خدا تعالےٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے۔ اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اور اس کی حمایت میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے اور جب اس کی پیروی کمال کو پہنچتی ہے تو ایک ظلّی نبوت اس کو عطا کرتا ہے جو نبوت محمدیہ کا ظل ہے۔ یہ اس لئے کہ تا اسلام ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ ہوتا رہے۔ اور تا اسلام ہمیشہ مخالفوں پر غالب رہے۔ نادان آدمی جو درِاصل دشمن دین ہے اس بات کو نہیں چاہتا کہ اسلام میں سلسلہ مکالمات ومخاطبات الٰہیہ کا جاری رہے۔ بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسلام بھی اور مردہ مذہبوں کی طرح ایک مردہ مذہب ہو جائے۔ مگر خدا نہیں چاہتا۔"

(چشمۂ معرفت مطبوعہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۳۲۴ و ۳۲۵)

مندرجہ بالا حوالوں سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہرگز ہرگز کوئی ایسا دعویٰ نہیں کیا جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت پر زد پڑتی ہو۔ یا حضورؐ کے خاتم النبیین کے عہدۂ جلیلہ کا استحقاق مدنظر ہو بلکہ کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا دعویٰ کیا ہے اور اسی نعمت روحانی کا نام امتی نبی۔ ظلی نبوت۔ اعزازی نبوت۔ غیر مستقل نبوت۔ غیر حقیقی نبوت۔ بروزی نبوت رکھا ہے تا کوئی کم فہم اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف اور منافی نہ سمجھ لے۔ تمام امت محمدیہ۔ اولیائے امت۔ مجددین شریعت اور محدثین ملت کے ساتھ جس مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کو چودہ سو سال سے مانتی چلی آرہی ہے اسی کی

(باقی صفحہ ۷ پر آخری کالم)

مولوی اختر علی خان صاحب کی گھبراہٹ

از مکرم محمد عبد اللہ صاحب اعجاز

مولانا اختر علی صاحب نے بول اور الفضل کی صداقت آمیز تحریروں کو بلبلانے سے تعبیر کر کے "حیات" کی دنیا میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔

(زمیندار ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء اداریہ)

اس "بلبلانے" کا اثر ان کے نزدیک یہ ہونا چاہیئے تھا کہ انہیں حیرت ہوتی یا تشویش پیدا ہوتی۔ لیکن ان کا بیان ہے کہ انہیں کوئی حیرت یا تشویش پیدا نہیں ہوئی۔ واقعہ میں انہیں کوئی تشویش ہوئی ہے یا نہیں۔ یہ تو آخر میں دیکھیں گے۔ لیکن شعور اور حس کے علماء نوٹ فرمالیں۔ اور اپنے طالب علموں کو اچھی طرح سمجھا دیں۔ کہ جب کسی کا دشمن بلبلائے۔ تو اسے خوش ہونے کی بجائے "تشویش" اور "حیرت" کا مخالف یا موافق اثر لینا چاہیئے۔

اداریہ کے آخر میں اپنے عزم کا اظہار ان الفاظ سے کیا ہے۔

"اس وقت تک مطمئن نہ ہوگا۔ جب تک انگریز کا وہ خود کاشتہ پودا بیخ و بن سے نہ اکھڑ جائے جو درخت "شجر خبیثہ" کی ہیبتناک صورت اختیار کر چکا ہے" (ایضاً)

الٰہی نوشتوں کو انسانی ہاتھ خواہ وہ سارے جہان کے ہی کیوں نہ ہوں بدل نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے۔

"جس نے زمین و آسمان بنایا سو وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پران کو غلبہ بخشے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کو **معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا ...... میں تو ایک تخم ریزی** کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ **اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے**" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

خالق کے فیصلہ کی موجودگی میں مخلوق کی دھمکیاں ہم پر کیا اثر کر سکتی ہیں خصوصاً ایسے بہادروں کی جو بقول خود ایک "شجر خبیثہ کو ہیبت ناک" سمجھ رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں شجر خبیثہ کی تعریف "اجتثت من فوق الارض مالها من قرار" ہے۔ ایسا پودا جو زمین سے اکھڑا ہوا ہے۔ اور (ہوا کے جھونکوں سے) اسے ٹھہرنا نصیب نہیں۔ مولانا ماشاء اللہ ایسے عزم بالجزم اور شجاعت کے مالک ہیں۔ کہ ایک "گندیاری" کے پودے سے ہیبت زدہ ہو رہے ہیں۔

غیر کی حالت کا اندازہ لگانے میں غلطی ہو سکتی ہے۔ اس لئے خدائی درخت کو شجر خبیثہ قرار دینے میں مولانا معذور ہو سکتے ہیں۔ لیکن اپنی کیفیت کے اظہار میں انسان عموماً کم ہی غلطی کھاتا ہے۔ خصوصاً جب کہ خلقی اقدار اسے ورثہ میں ملے ہوں۔ اس لئے ان کا واقعی کوئی قصور نہیں یہ ایک حقیقت ہے جیسا کہ مولانا ظفر علیخان صاحب کو نظر آیا۔ کہ احمدیت ایک "تناور درخت ہے" جس کی شاخیں ایک طرف چین اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں (زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۳۶ء) اسی طرح مولانا اختر علی خان صاحب کو بھی یہ درخت **ہیبتناک صورت اختیار کرتا نظر آرہا ہے۔**

اس ہیبت اور سراسیمگی کے عالم میں صاحب موصوف نے احمدیت کا نام "شجر خبیثہ" رکھ دیا۔ اور ایسی گھبراہٹ میں انہیں معذور نہ سمجھنا بھی تو مناسب نہیں ---- باپ بیٹا دونوں کی نظر غلطی نہیں کرتی۔ احمدیت "تناور درخت ہو کر" "ہیبت ناک صورت ہی اختیار کر رہا ہے ---- مگر زبان لڑکھڑا جاتی ہے" یہی وجہ ہے۔ کہ ابتداء میں (اداریہ صفحہ ۳) لکھ چکے تھے۔ ہمیں کوئی حیرت نہیں۔ کوئی تشویش نہیں۔ بہترا دل کڑا کیا مگر کیا کرتے۔ احمدیت کی شکل ہی کچھ ہیبت ناک ہوتی جا رہی ہے۔ کہ لکھتے لکھتے جب آخر میں پہنچے۔ تو سخت ہیبت طاری ہوئی۔ اس قدر سخت کہ اپنی کیفیت پوری بیان بھی نہ کر پائے۔ ہیبت ناک کو ہیبتناک لکھنے پر اکتفا کیا ---- اگر آپ کو ان کی بات پر یقین نہ آئے۔ کہ وہ "تشویش زدہ" "حیرت زدہ" "ہیبت زدہ" نہیں ہوئے۔ تو ان کے حلیف آزاد سے پوچھ لیجئے (آزاد ۱۰ اکتوبر ۵۲ء صفحہ ۳ کالم ۳) جس میں اس نے لکھا ہے۔ کہ "اگر کوئی شخص گھبراہٹ کی گردان کرے۔ اور بار بار اپنے نفس کو یقین دلائے۔ کہ میں بالکل نہیں گھبرایا۔ تو اس کا کیا مطلب ہوتا ہے"؟

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کا ماہانہ جلسہ

۱۵ اکتوبر کو جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم امۃ الواسع نے کی۔ نظم حلیمہ بیگم نے پڑھی۔ سیدہ طینت نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی کا پیغام تحریک جدید کے متعلق پڑھ کر سنایا۔ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب مبلغ السیٹ افریقہ نے تحریک جدید کا مقصد بیان کیا۔ محترمہ فہمیدہ صاحبہ نے الفضل میں سے ایک اپیل پڑھ کر سنائی۔ سیدہ شوکت صاحبہ نے بڑے موثر پیرایہ میں تقریر کی۔ کئی بہنوں نے اسی وقت اپنے چندے لا کر میز پر رکھ دیئے۔ اور کئی بہنوں نے جلدی ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ محترمہ صدر صاحبہ نے بھی تحریک جدید کے موضوع پر تقریر کی۔

(سیدہ عزیزہ فیضی سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ)

ش-الف

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھئے

خلیفۃ المسلمین کی مصر کے شاہ فاروق جن کی سیاسی موت واقع ہو چکی ہے (اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے) اپنے زمانہ حیات سلطنت میں بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے۔ تخت نشین ہونے کے فوراً بعد حضرت کو "خلیفۃ المسلمین" بننے کا شوق چرایا۔ اور مصر کے بعض ضمیر فروش ملاؤں نے انہیں "خلیفۃ المسلمین" بنا بھی دیا۔ یہ اور بات ہے۔ کہ دنیائے اسلام نے انہیں اپنا خلیفہ تسلیم نہیں کیا۔ البتہ مصری ملاؤں کا ایک گروہ اس پر مصر رہا۔ کہ صرف فاروق ہی تمام دنیائے اسلام کی روحانی قیادت یعنی خلافت کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا ان علمائے اسلام (؟) کی تیز دستیاں دیکھتے جائیے۔ محض طمع دنیا کے لئے اس شخص کے منصب خلافت کی تصدیق بلکہ تائید کی جا رہی ہے۔ جو اول درجہ کا قمار باز، اول درجہ کا عیاش اور پرلے سرے کا شرابی ہے۔ جس کی زندگی کا محبوب ترین مشغلہ مہ جبینوں سے عشق لڑانا اور بے تحاشا جوا کھیلنا ہے۔

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو!

فاروق بھی ان ملاؤں کی ضمیر فروشی اور دنیا پرستی سے بخوبی واقف تھا۔ اور جب بھی ضرورت ہوتی۔ وہ ان حضرات سے اپنی تائید میں کوئی نہ کوئی فتویٰ ضرور حاصل کر لیتا تھا۔ چنانچہ ایک زمانہ میں اور یہ زمانہ انتزاع حکومت سے چند ہفتے قبل کا زمانہ ہے۔ فاروق کو یہ ضرورت پیش آئی۔ کہ وہ ان مولویوں سے اپنی "ہاشمیت و علویت و فاطمیت" کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لے چنانچہ "منصر عابدین" سے اشارہ کر دیا گیا۔ اور ایک صاحب بہت دست بستہ تصدیق کی کہ

"الحق ان فاروق بن فواد حسب نسب کے اعتبار سے ہاشمی۔ علوی اور فاطمی ہے۔ اور جو اس کی سیادت سے منکر ہو وہ کافر ہے۔"

مولوی کا فتویٰ اور پھر اعلیٰ حضرت جلالۃ الملک خلیفۃ المسلمین کا معاملہ ---- بھلا کس کی مجال تھی کہ البانوی خاندان کے اس تاجدار شاہ فاروق کا جد امجد ایک البانوی تارک وطن تھا۔ کو سید قریشی و ہاشمی تسلیم نہ کرتا۔ چنانچہ ان مصری ملاؤں کی کرامت سے شاہ فاروق سید تسلیم کر لئے گئے۔ اور وہی مثل ثابت ہوگئی کہ

ادّلٰ افغان بودم بعدہٗ گشتم شیخ
غلہ چوں ارزاں شود امسال سید می شوم

مگر یہ سیادت فاروق کے حق میں بڑی منحوس ثابت ہوئی۔ غریب کو سید بنے پانچ ہفتے بھی نہ ہوئے تھے۔ کہ جنرل نجیب نے بزور شمشیر ان حضرت کو تخت سے بے دخل کر دیا کہ

یک گردش چرخ نیلوفری ⁂ نہ نادر بجا ماند نے نادری

نجیب اور ملا جنرل نجیب اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے۔ کہ فاروق کے زوال حکومت کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ اس نے ملاؤں کو خرید رکھا تھا جب بھی ضرورت ہوتی۔ وہ ان نام نہاد علماء دین سے اپنے حق میں فتویٰ حاصل کر لیتا۔ اور رعیت ملّو تائید رہ جاتی۔ چنانچہ اس نے برسر اقتدار آتے ہی سب سے پہلے ان مفتیان شرع متین اور دنیا دین میبوں کے اختیارات پر پابندی عائد کی اور ان تمام ملاؤں کو جو اپنے علم دین (؟) اور تفقہ فی القرآن (؟) کو محض سیاسی طاقت کے حصول کا ذریعہ بنانا چاہتے تھے۔ اس طرح درس و افتا کی گدیوں سے معطل کیا کہ عرب آگئے کہاں تو وہ زمانہ تھا کہ۔

الازہر یونیورسٹی کے سیاپوش۔ دستار بند قصر عابدین دفاروق کا قصر خسرت) طلبیت کے جاتے تھے۔ اور فرمانروائے عہد ان کی ناز برداری کرتا۔ اور کہاں یہ وقت کہ جنرل نجیب کے فوجی جنرلوں نے ایک ایک مفتی کو پکڑ کر بلایا۔ اور ان کے نامۂ اعمال کی تحقیقات کی یہاں تک کہ جماعت اخوان المسلمین کو بھی نہ چھوڑا اور اسے مجبور کیا۔ کہ وہ سیاسیات سے تائب ہو کر ایک گوشہ میں جا بیٹھے اور اللہ اللہ کرتی رہے۔ جنرل نجیب کو معلوم تھا کہ یہ نفوس قدسیہ خطبات جمعہ اور وعظ و تذکیر کو اپنے مقاصد کیلئے استعمال کرنے کے عادی ہیں۔ چنانچہ اس نے حکم دیدیا۔ کہ ان علماء کے تمام خطبات کو پہلے محکمہ احتساب کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور جب محکمہ پاس کر دے تب ان کی اشاعت کی جائے۔ اس ضمن میں ایک دلچسپ لطیفہ کا تذکرہ ضروری ہے۔

پاکستان اور فاروق پاکستان کا قیام تمام دنیائے اسلام کیلئے انتہائی مسرت انگیز تھا۔ لیکن دنیائے چالیس کروڑ مسلمانوں میں صرف ایک شاہ فاروق کی ذات بابرکات ایسی تھی۔ جنہیں اس واقعہ سے بڑی تکلیف پہنچی تھی۔ کیوں؟ ---- اس لئے کہ پاکستان رقبہ۔ آبادی۔ مالی وسائل سیاسی شعور اور بین الاقوامی اہمیت کے لحاظ سے واقعی دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت بننے والا ہے۔ شاہ فاروق کو پاکستان کی یہ امتیازی حیثیت گوارا نہ تھی۔ کیونکہ وہ اپنے کو دنیا کا سب سے بڑا اسلامی حکمران بتا کر دنیا کی سیاسی عظمت کی قائل ہو جائے۔ کہتے اور دوسروں سے کہلواتے تھے۔ فاروق یہ کس طرح گوارا کر سکتے تھے۔ کہ پاکستان کی شکل میں ایک ان کا رقیب پیدا ہو جائے۔ چنانچہ اس شخص کو پاکستان سے ایک قلبی بغض پیدا ہو گیا اور یہ اکثر ایسے مضامین درج ہوتے۔ کہ فاروق کے مداحین خاص ضمیر فروش علماء اور قوم فروش جاگیردار کہتے ہیں کہا کرتا کہ تجدید دنیا میں اسلام تو ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء (قیام پاکستان) سے شروع ہوا۔

اس طنزیہ جملہ میں جو زہر بھرا ہوا ہے۔ وہ ہر شخص محسوس کر سکتا ہے۔ یعنی اسلام کا اجارہ تو صرف پاکستان نے لے لیا ہے۔ ہم تو چھٹے قنات میں ہیں گویا؟

یہ مفتیان دین بہرحال یہ کہنا ہے۔ کہ ابتدا سے اب تک اسلام کی سیاسی طاقت اور ملت کے اجتماعی استحکام کو سب سے زیادہ نقصان جس گروہ نے پہنچایا ہے۔ وہ یہی تنگ نظر ملاؤں اور متعصب عالمان دین کا گروہ ہے۔ بنی امیہ کے عہد سے لے کر آج تک آپ اسلامی تاریخ کا ہر صفحہ الٹ جایئے۔ آپ کو نظر آئے گا کہ کوئی دور ایسا نہیں آیا۔ کہ جب ان دنیاداران اسلام نے اپنی جہالت۔ بے خبری۔ تنگ دلی۔ تنگ نظری اور ---- حماقت سے خود اسلام کی جڑیں نہ کھوکھلی کی ہوں۔ خدا پاکستان کو ہر چشم بد سے محفوظ رکھے پر سچ یہ ہے کہ اس نوزائیدہ اسلامی مملکت کو ----

(باقی بر صفحہ ۸)

چندہ جلسہ سالانہ فوراً ادا فرمائیے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دارالہجرت میں ہو رہا ہے۔ یعنی اس وقت دو ماہ رہ گئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے۔ کہ " آسمانی فیصلہ کے لئے میں مامور ہوں۔ اور اس کے ظاہری انتظام کے درست کرنے کے لئے میں نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو ایک جلسہ تجویز کیا ہے۔ متفرق مقامات سے اکثر مخلص جمع ہوں گے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مندرجہ بالا ارشاد سے معلوم ہوا۔ کہ اس جلسہ کی غرض عام جلسوں کی طرح نہیں ہے۔ کہ میلہ یا جلسہ ہو۔ اور کچھ تقریریں ہو جائیں۔ بلکہ اس جلسہ کی غرض جماعت کے ظاہری و باطنی انتظام کو درست کرنا ہے۔ اور مذہبی جماعتوں کی درستی خدا کے مرسل یا اس کے نائب کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ خدا کے مرسل یا اس کے نائب کا ہاتھ بٹانا معمولی نیکی نہیں۔ بلکہ قرب الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس آپ کو چاہیئے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی طرف آپ جلد از جلد متوجہ ہوں۔ تا وقت سے پہلے ضروریات جلسہ پوری ہو سکیں۔ (نظارت بیت المال)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد

" اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۶)

(نظارت بیت المال ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کی وضاحت (بقیہ صفحہ ۵)

کثرت کا نام آپ نے "امتی نبوت" رکھا ہے اور جن خلفائے رسول کی کی بعثت کا قرآن پاک میں وعدہ ہے اسی خلافت کا آپ کو بہ الہام ربانی دعویٰ ہے اور جن مثیلانِ انبیائے بنی اسرائیل کی بشارت حدیث نبوی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل میں موجود ہے۔ اسی مماثلت و مشابہت کے آپ مدعی برحق ہیں۔ ہاں جیسے امت محمدیہ اپنی بزرگی میں پہلی تمام امتوں سے افضل بکرامت وسط اور خیر الامت کے القاب سے مشرف ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل پیروی کی برکت سے اپنے مثیل سے افضل ہیں یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور اطاعت اور آپ کا امتی ہوئے بغیر امتی نبوت تو کجا کوئی فرد بشر صالحیت کا درجہ بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ فافہم وتدبر ولاتکن من الغافلین۔

یوم تحریک جدید کی غرض ایک حرکت پیدا کرنا ہے

اس حرکت سے فائدہ اٹھائیں اور وصولی سو فی صدی تک پہنچائیں

یوم تحریک جدید جماعت میں ایک حرکت پیدا کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اس حرکت سے فائدہ اٹھانا اب آپ کا کام ہے۔ کوشش کریں کہ اب آپ کی جماعت کے تمام وعدوں کی وصولی جلد سے جلد سو فیصدی تک پہنچ جائے۔ احباب جماعت کو حضرت اقدس کے پیغام کے ان الفاظ کی طرف بار بار توجہ دلاتے رہیں۔

" ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے اور پھر اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے۔ اور وقت پر پورا کرتا ہے۔ ولیظہرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے اور بہت بڑا خوش نصیب ہے کہ خاتم النبیینؐ کی بعثت کی غرض پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے۔"

کیا آپ اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام " ریویو آف ریلیجنز " کی اشاعت کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں :- " میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو یہ تعداد (یعنی دس ہزار) کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔"

کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشاد پر عمل کرتے ہوئے آپ نے ریویو آف ریلیجنز کی خریداری قبول فرمائی؟ کیا آپ نے اس کی اشاعت کے لئے اپنی حسب توفیق کچھ عطیے بھجوائے۔ کیا آپ نے اپنے دوستوں میں اس کی اشاعت کی کوشش فرمائی؟ رسالہ کی سالانہ قیمت پاکستان و ہندوستان سے دس روپے اور ممالک بیرون کیلئے ایک پونڈ ہے۔ (وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

قابل توجہ موصی صاحبان

جن موصیوں سے فارم اصل آمد پر ہو کر آ گئے ہیں۔ ان کو ۵۱-۱۹۵۰ء کا حساب بھجوایا جا چکا ہے۔ جن کے ذمہ ۶ ماہ سے زائد بقایا ہے ان کے نام آخری رجسٹری نوٹس بھی دیا گیا ہے اگر انہوں نے اب بھی توجہ نہ کی اور ایک ماہ کے اندر بقایا ادا نہ کیا اور نہ ہی اپنی معذوری ظاہر کر کے مہلت حاصل کی تو ان کی وصیت منسوخ ہو جائے گی۔ پھر ان کو افسوس نہ ہو۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دفتر کی مطبوعہ رسید یا منی آرڈر پر دستخط و مہر مینیجر کے بغیر کوئی ادائیگی دفتر ہذا کے نزدیک مستند نہ ہوگی (مینیجر الفضل)

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے وہ جہاں کہیں ہو وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتے روانہ کرے ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہوجاتے ہوں یا بچے فوت ہوجاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

(بقیہ صفحہ ۶) خامہ انگشت بدنداں

جو بجا طور پر دنیائے اسلام کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ اور ترقی پسند مملکت ہے —— سب سے زیادہ خطرہ اسی طبقے اور اسی گروہ سے لاحق ہے ایسیمت کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ آپ ملت کے ہر طبقے پر نکتہ چینی کر سکتے ہیں سوائے ان حضرات کے! کیونکہ انہوں نے گنبد کی برابر پگڑ باندھ کر اپنے آپ کو انسان کی بجائے فرشتگان مقدس کی صفوں میں شامل کر لیا ہے۔ اور جو شخص ان کے خلاف زبان طعن کھولتا ہے اسے یہ بڑی آسانی سے ملحد کافر جہنمی اور داعی قرار دے دیتے ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ یہ امت علمائے حق اور متقیان صدق سے خالی ہوگئی ہے۔ خدا کے فضل سے اس قحط الرجال میں بھی طبقہ علماء کے اندر بعض بعض صاحبان انصاف اور مجملائے امت موجود ہیں۔ لیکن افسوس کہ ایسے بزرگوں کی تعداد بہت محدود ہے۔ اور اکثریت یا تمام تر (اکثریت) ان احباب کی ہے جو علم دین کو جنس تجارت سمجھ کر پنساری کی دکان کھول بیٹھے ہیں۔ اور جن کا قومی نعرہ یہ ہے کہ

دنی ٹوٹکا کھائے کسی طور مجھے نہ

ایک بلوچ مولوی

بلوچستان کی ایک خبر ہے لکھو ہاں ایک مولانا غلام دستگیر اولانا چانک دجوع پذیر ہوئے ہیں۔ ان مولانا صاحب نے عجیب فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ اور وہ یہ کہ جو شخص جدید تعلیم حاصل کرے گا۔ وہ دنیا میں کفر کی زندگی بسر کرے گا۔ اور عقبیٰ میں جہنمی قرار پائیگا۔ کیونکہ جدید تعلیم لوگوں کے عقائد بگاڑ دیتی ہے۔ وسبحان اللہ! اس خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ مولانا صاحب کے اس فتوے سے بہت سے لوگ راہ مستقیم (؟) پر آگئے۔ اور انہوں نے اپنے اپنے لڑکوں کو اسکولوں اور کالجوں میں جانے سے روک دیا —— اسی ایک خبر سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اگر ان ملاؤں کے ہاتھ میں عنان اقتدار آجائے۔ تو یہ اس قوم کو کدھر لے جائیں گے؟ ان مولوی صاحب کے خیال میں اسلام کی حفاظت کا واحد ذریعہ یہ ہے۔ کہ لوگوں کو علوم جدیدہ (سائنس۔ فلسفہ۔ طبیعیات۔ انجینئرنگ ادب۔ سیاسیات۔ تاریخ اور جغرافیہ سے جاہل رکھا جائے۔ معاذ اللہ! اسلام پر اس سے بڑا بہتان اور کیا ہو سکتا ہے؟ اسلام وہ دین حق جس نے جہل کو کفر اور علم کو ایمان سے تعبیر کیا۔ جس نے مسلمانوں کو ترغیب دی۔ کہ وہ دنیا بھر کے علوم و فنون سیکھیں جس نے عرفان کائنات کو عرفان الٰہی کا ذریعہ قرار دیا۔ وہ اسلام جس نے عرب کے جاہل بدوؤں کو ارسطو اور افلاطون کا ہمسر اور بقراط و سقراط کا ہم چشم بنا دیا۔ اسی اسلام کے متعلق آج ایک جاہل مولوی یہ کفر بکتا ہے کہ وہ علوم و دانش کے خلاف اور فلسفہ و حکمت کے منافی ہے۔ نعوذ باللہ!

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائے گر در پس امروز بود فردائے

مگر خدا کے لئے یہ نہ سمجھئے گا۔ کہ یہ جاہل بلوچ مولوی اپنی قسم کا واحد مولوی ہے۔ خدا کے فضل سے پاکستان میں ایسے مولویوں کی کمی نہیں ہے۔ جو اس قسم کی خرافات بکتے اور اپنے کو اس عہد کا امام غزالی اور امام رازی قرار دیتے ہیں محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی؟

اقوام متحدہ امریکہ کی آلہ کار بنی ہوئی ہے

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری چوہدری صلاح الدین نے اقوام متحدہ پر دھڑے بندی اور اقتداری سیاست پر عمل پیرا ہونے کا الزام لگایا ہے۔ اور یہ انتباہ دیا ہے۔ کہ اگر اقوام متحدہ بدستور حق و انصاف کا گلا گھونٹتی رہی۔ تو پھر وہ خود آپ ہی فنا ہو جائے گی۔ آج رات لاہور روٹری کلب میں تقریر کرتے ہوئے چودھری صلاح الدین نے یہ سوال اٹھایا کہ اقوام متحدہ سے ہماری بیزاری کی آخری وجہ کیا ہے۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری نے بتایا۔ کہ اقوام متحدہ پر امریکہ کا تسلط ہے۔ انہوں نے کہا۔ اگرچہ اقوام متحدہ کا موجودہ درجہ کسی پارلیمنٹ سے مقابلہ کرنا دشوار ہے۔ کیونکہ اقوام متحدہ کا ہر رکن آزاد خود مختار ہے۔ لیکن پھر بھی نظریہ آتا ہے۔ کہ اقوام متحدہ میں امریکہ کی حیثیت قائد [illegible] کی سی ہے اور سوویٹ روس حزب اختلاف کا لیڈر ہے۔ چنانچہ اقوام متحدہ میں جب تقریریں ہو جاتی ہیں۔ اور مباحثے ختم ہو جاتے ہیں تو پھر تمام اہم معاملات میں امریکہ کی خواہش یا اس کی مرضی کے مطابق ہی فیصلے صادر ہوتے ہیں۔

شہر بہاولپور کیلئے ۹ راشن ڈپو

بغداد الجدید ۲۵ اکتوبر۔ محکمہ خوراک بہاولپور کے حکام کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ شہر بہاولپور میں ۹ ہزار راشن کارڈ اب تک تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ جن کے ذریعہ ۵۵۰۰۰ ہزار اشخاص پندرہ روزہ راشن حاصل کر رہے ہیں۔ مزید بتایا گیا ہے کہ ۸ سرکاری اور دیگر غیر سرکاری ادارہ جات کیلئے راشن کا علیحدہ کوٹا مقرر کر دیا گیا ہے نیز محکمہ خوراک کی نگرانی میں اب تک ۹ راشن ڈپو کھولے جا چکے ہیں۔ اور اگر ضرورت ہوئی تو مزید ڈپو کھولے جائیں گے۔

پاکستان بین الاقوامی تجارت میں خاطر خواہ ترقی کر رہا ہے

نیویارک (بذریعہ ہوائی ڈاک) "نیویارک ٹائمز" کے ایک مقالہ میں پاکستان کی تیزی سے استوار ہونے والی بین الاقوامی تجارت اور اقتصادی ترقی کا ذکر کیا گیا ہے۔ مقالہ نویس مسٹر برینڈن ایم جونسز رقمطراز ہے کہ پاکستان جدید قوموں میں سب سے کم سن مگر آٹھ کروڑ کی آبادی والا ملک اسبات کا بین ثبوت ہے کہ کسی ملک کی ترقی میں بین الاقوامی تجارت کو کس قدر اہمیت حاصل ہے۔ یہ قدیم تہذیب و ثقافت کی سرزمین ہے۔ جہاں ایران، عرب اور برطانیہ، فاتح تاجر یا دونوں حیثیتوں سے رہ چکے ہیں۔ وہاں اب پیداوار کو بڑھانے اور معیار زندگی کو بلند کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ملک کی زندگی کے پانچ سالوں میں اقتصادی ترقی کے سلسلے میں تجارت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

امریکی سفیر کی شراب کو روک دیا گیا

بیروت ۲۵ اکتوبر۔ حجاز کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت برطانیہ نے اس شاہی فرمان کے متعلق سعودی عرب کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس کے تحت سعودی عرب میں شراب کی درآمد ممنوع قرار دی گئی ہے۔

امریکی سفارتخانے کی طرف سے بھی ایسا ہی مراسلہ ارسال کیا جا رہا ہے۔ فرمان کے جاری ہونے کے بعد امریکی سفیر کے لئے شراب کی ایک کھیپ جدہ پہنچی تھی جسے محکمہ کسٹم نے پکڑ لیا ہے۔ امریکی سفیر کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز بھی شراب کا تحفہ آیا تھا۔ اسے بھی جدہ کے ہوائی مستقر پر روک دیا گیا ہے (اسٹار)

دولت مشترکہ کے ۲۰۰ نمائندوں کی رہائش کا انتظام

لندن ۲۵ اکتوبر۔ آئندہ سال رسم تاجپوشی کے موقع پر پاکستان بھارت اور دولت مشترکہ کے دیگر ممالک سے آنیوالے تقریباً ۲۰۰ نمائندوں کے قیام کا انتظام کیا جا رہا ہے کینیڈا کو ۲۰۰ نشستیں پیش کی گئی ہیں۔ پاکستان، سیلون، آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ کو بھی ایسے ہی بلاک پیش کئے جائیں گے

بھارت اگرچہ جمہوریہ ہے مگر اسے بھی رسم مسند نشینی میں شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ جب جارج ششم کی تاجپوشی ہوئی تھی کینیڈا اور دولت مشترکہ کے دیگر ممالک کو بہت کم نشستیں دی گئی تھیں۔ خیال ہے کہ دولت مشترکہ کے بہت زیادہ نمائندوں کی وجہ سے رسومات میں کچھ تبدیلیاں کرنا پڑیں گی۔ غالباً غیر ملکی نمائندوں کے لئے خاص قسم کا لباس مقرر کیا جائیگا (اسٹار)

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کینیا کے دارالسلطنت کے شمال سے کیکیو قبیلہ کے وفادار افراد اپنے گھروں سے بھاگ کر نیروبی میں پناہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ خفیہ سوسائٹی نے ان کے خلاف پھر سے مہم شروع کر دی ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ کا ایٹمی ہتھیار ہیروشیما کے ایٹم بم سے کئی گنا زیادہ ہے

لندن ۲۵ اکتوبر۔ مونٹی بیلو میں جس برطانی ہتھیار کو آزمایا گیا ہے۔ اسکے سنسنی خیز نتائج کے انکشاف پر معلوم ہوا ہے کہ اگرچہ یہ ہتھیار امریکی بموں سے بہت چھوٹا تھا۔ مگر اس کے تباہ کن اثرات ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرائے جانے والے بموں سے کئی گنا زیادہ ہیں۔

بحریہ کے جس جہاز پر اسے چلایا گیا تھا۔ وہ بخارات بن کر اڑ گیا۔ اس قدر حرارت ہوئی جتنی کہ سورج کی سطح پر ہے۔ اور یہ حرارت ایک ایسے ایٹمی ہتھیار سے پیدا ہوئی جو بظاہر بہت چھوٹا تصور کیا جاتا ہے۔ مگر اسے سمندر کے پانی میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ یہ ۵۰۰ پونڈ کے عام بم سے زیادہ بھاری نہیں ہے۔ اور ہر برطانی فضائیہ کا طیارہ اسے لے جا سکتا ہے۔

مونٹی بیلو کی کامیابی کے بعد امریکی حکام برطانیہ کے ساتھ ایٹمی معاملات کا تبادلہ کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ امریکی دفاعی ماہرین کو اسبات کا بہت اندیشہ ہے کہ کہیں ایٹم بم خفیہ طور پر امریکی بندرگاہوں میں نہ پہنچا دیا جائے اور وہ برطانیہ کی تحقیقات کو معلوم کرنے کے خواہش مند ہیں (اسٹار)

درخواست دعا: میری والدہ محترمہ سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (سعید اللہ خاں تعلیم الاسلام کالج لاہور)